بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم - منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ۲۴ تبوک ۱۳۴۷ش ۲۴ ستمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۱۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محض ایمان لانے پر مطمئن نہ ہو ایمان کے بعد اعمال صالح بھی ضروری ہیں

گھر بھر میں اگر ایک بھی عمل صالح والا ہو تو سارا گھر بچا لیا جاتا ہے

”آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہیئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے صرف ماننے سے اللہ تعالےٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو نیک بنو، متقی بنو، ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں سے گزارو۔ رات اور دن تضرع میں لگے رہو۔ جب ابتلاء کا وقت ہوتا ہے تو خدا تعالےٰ کا غضب بھی بھڑکا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں دعا، تضرع، صدقہ خیرات کرو، زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔ مثل مشہور ہے کہ منتیں کرتا ہوا کوئی نہیں مرتا۔ نرا ماننا انسان کے کام نہیں آتا۔ اگر انسان مان کر پھر اسے پس پشت ڈال دے تو اسے فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے بعد یہ شکایت کرنی کہ بیعت سے فائدہ نہیں ہوا بے سود ہے۔ خدا تعالےٰ صرف قول سے راضی نہیں ہوتا۔

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں وہ کیا ہیں؟ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کے لئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کر کے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اس سے صادر ہوتے ہیں ان سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عُجب، ریا، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے۔ ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو۔ تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے۔ اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔

اب اس وقت تم نے توبہ کی ہے۔ اب آئندہ خدا تعالےٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس توبہ سے اپنے آپ کو تم نے کتنا صاف کیا۔ اب زمانہ ہے کہ خدا تعالےٰ تقویٰ کے ذریعہ سے فرق کرنا چاہتا ہے۔ بہت لوگ ہیں کہ خدا پر شکوہ کرتے ہیں اور اپنے نفس کو نہیں دیکھتے۔ انسان کے نفس کے ظلم ہی ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالےٰ رحیم و کریم ہے۔“ (ملفوظات جلد چہارم ص ۲۷۴-۲۷۵)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۳ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ ربوہ ۲۳ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مد ظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

۔ ربوہ ۲۱ تبوک ۱۳۴۷ش مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت صدر جگہ پر رونق افروز ہو کر صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ع

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ، مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج اور مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب بہاولپور نے علی الترتیب حسب ذیل موضوعات پر نہایت ٹھوس اور قیمتی مقالے پیش کئے۔

(۱) ”اقتصادی مشکلات کا حل اسلامی نقطہ نظر سے“ (۲) ”انسان کے بنیادی حقوق اور ان کی ادائیگی“ (۳) ”خلفائے راشدین کے تجدیدی کارنامے“

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے حاضرین کو ایک مختصر خطاب سے نوازتے ہوئے انہیں قرآنی تعلیم پر غور و فکر سے کام لینے اور ہمیشہ ہی قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہوتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا جب ہم اسلام کی روشنی میں حقوق انسانی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ تو اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اسلام نے انسان کے علاوہ دوسری مخلوق کے حقوق کی حفاظت نہیں کی۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ر تبوک ۱۳۴۷ ہش

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔

ایمان بالغیب کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم محض وہم کے طور پر اللہ تعالےٰ پر ایمان لے آئیں۔ اور اس کے وجود کے لئے کوئی ٹھوس احساس نہ رکھتے ہوں چنانچہ اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

یعنی یہ کتاب متقین کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اب کوئی شخص متقی اسی وقت ہوتا ہے۔ جب وہ پورے عزم کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی ہدایت پر چلنے کا اہتمام کرے اور ظاہر ہے کہ ایسا شخص متقی اسی وقت ہوتا ہے۔ جب ابتداً اس کے دل میں احساس ہو۔ جس کو ہم ضمیر کی آواز کہہ سکتے ہیں۔ یہ ٹھوس بنیاد ہوتی ہے۔ جو ایک متقی کے ایمان بالغیب کے لئے سہارا بنتی ہے۔ جو شخص اس بنیاد پر ایمان بالغیب کی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ وہ یقیناً ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ ورنہ ایک غیر متقی انسان تو ضمیر کی آواز کو اوّل تو سنتا ہی نہیں۔ ورنہ اس کو کچل دیتا ہے۔ گویا ایمان بالغیب کے لئے بھی ضمیر کا سہارا لازمی ہے۔ ورنہ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ محض وہم کی بناء پر ایمان لایا جائے۔ اس طرح تو بتوں پر اور ہزاروں قسم کی غیر اللہ باتوں پر "خدائی" کا وہم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ بتوں کو پوجتے ہیں وہ ایمان بالغیب نہیں بلکہ صرف اپنے وہم کے پیرو ہوتے ہیں۔ وہ بتوں کے پوجنے کی وجہ سے غیر حقیقی احساسات کے مالک ہوتے ہیں۔ جن کی بنیاد ضمیر کی آواز نہیں بلکہ نفس امارہ پر ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کے فعل پر ایمان بالغیب کا ثواب مترتب نہیں ہوتا بلکہ الٹا باعث عذاب بنتا ہے۔ صدیقی ایمان کو ہی ایمان بالغیب کا صحیح نمونہ کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق حقیقی طور پر متقی تھے۔ دراصل آپ کا ایمان آپ کی پاک ضمیر کا آئینہ تھا۔

الغرض جو لوگ متقی ہیں وہی ایمان بالغیب کے حامل ہوتے ہیں۔ اور وہ دل میں ایک آئینہ سا اللہ تعالےٰ کا تجربہ اور مشاہدہ محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے ایمان کی جڑیں نہایت گہری ہوتی ہیں۔ اور جب وہ حق کی آواز باہر سے سنتے ہیں۔ تو وہ آواز ان کے احساسات میں فٹ آ جاتی ہے اور وہ آمنّا وصدّقنا پکار اٹھتے ہیں۔

اس کے باوجود ایسے انسان خال خال ہوتے ہیں۔ جن کا تقاء اس مقام تک پہنچا ہوتا ہے۔ اور جو جلد جلد ترقی کر کے حق الیقین کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں جن کا اتقا غفلت کے پردوں کے نیچے دبا ہوتا ہے۔ اور اس کو بیدار کرنے کے لئے کچوکوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کو معجزات دیئے جاتے ہیں۔ جو ایسے لوگوں کے دلوں میں اتقا کی چنگاری ڈالتے ہیں جو ان کی ضمیر کی آگ کو بھڑکا دیتی ہے۔ اور ان کو زندہ خدا تعالےٰ سے روشناس کرا دیتی ہے۔ اس کے برخلاف بعض کا مقام ایسا ہوتا ہے۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ
وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

عَظِيْمٌ

اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کر دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

الغرض اسلام کا خدا تعالےٰ زندہ خدا تعالےٰ ہے۔ اور وہ انہی کو زندہ نظر آتا ہے۔ جو واقعی زندہ خدا کی جستجو کرتے ہیں۔ لیکن جو لوگ محض اللہ تعالےٰ کو زندہ خدا سمجھ کر نہیں پوجتے۔ وہ درحقیقت ایمان بالغیب سے بھی عاری ہوتے ہیں۔ زندہ خدا اس وقت زندہ خدا نظر آتا ہے۔ جب ہم اس کے وجود کا تجربہ اور مشاہدہ کرتے ہیں۔ صدیقوں کو یہ تجربہ اور مشاہدہ شروع ہی میں ہو جاتا ہے اور وہ تعلق باللہ کے مدارج جلد جلد طے کرتے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ تجربہ اور مشاہدہ جلد یا بدیر درجہ بدرجہ ہر حقیقی خدا پرست کو ہوتا ہے۔ جس طرح ایک صحت مند بیج زمین کی قسم اور محنت سے متاثر ہو کر مختلف قسم کی بہت اچھی یا کم اچھی فصل دیتا ہے۔ اسی طرح اتقا کے بھی مدارج ہیں۔ اور ہر نفس اپنی استعداد کے مطابق مجاہدہ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ اور زندہ خدا کا تجربہ اور مشاہدہ کرتا ہے۔ اسی وقت انسان پر با خدا انسان ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

اسلام کا خدا تو زندہ خدا ہے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ اسلام ایسے اصول پیش کرتا ہے جن سے زندہ خدا تعالےٰ کا تجربہ اور مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسا مقام مجاہدہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے مجاہدہ کرتے ہیں ہم اپنے تک رسائی کے راستوں میں ان کی راہنمائی خود کرتے ہیں۔ اس طرح زندہ خدا کو ماننے کے یہ معنے ہیں کہ انسان کو زندہ خدا کا اس طرح تجربہ اور مشاہدہ ہونا چاہیئے۔ جس طرح گویا وہ ان چیزوں کا تجربہ اور مشاہدہ کرتا ہے۔ جو حواس خمسہ سے محسوس ہوتی ہیں۔ البتہ ایسے مشاہدات اور تجربات ان طریقوں سے ہی ہو سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائے ہیں جیسے کہ مثلاً "دعا"۔ الہام۔ کشوف اور سچی رویا۔ آج اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب زندہ خدا کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ اس لئے وہ مذاہب مردہ ہو چکے ہیں۔ صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔

78

لائبیریا میں تبلیغ اسلام

• لائبیریا کے صدر کی دعوت پر امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی آمد اور یوم آزادی کی تقریبات میں شمولیت • ٹیلی ویژن پر پروگرام • مسلمانان لائبیریا کی طرف سے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ • پبلک لیکچر اور دیگر مساعی

(از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ لائبیریا)

ماہ جولائی کے آخری ہفتہ میں امام مسجد لنڈن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق مع اہلیہ محترمہ ایک ہفتہ کے لئے لائبیریا آئے۔ ان کو پریذیڈنٹ ٹب مین نے لائبیریا کے یوم آزادی پر ہونے والی تقریبات میں شمولیت کی دعوت دی تھی۔ مکرم امام صاحب مورخہ ۲۴ جولائی کو فری ٹاؤن سے لائبیریا پہنچے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے تمام مسلمانان لائبیریا کو اطلاع کر رکھی تھی کہ امام مسجد لنڈن لائبیریا آرہے ہیں۔ چنانچہ اس روز ان کے استقبال کے لئے اچھی خاصی تعداد میں مختلف احباب استقبال کے لئے ہوائی اڈہ پر پہنچے جو منروویا سے ۵۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ان میں سے خاص طور پر قابلِ ذکر منروویا کی دونوں مساجد کے چیف امام۔ مسلمان گورنر چیف موموموموم۔ پریذیڈنٹ مسلم کانگریس آف لائبیریا وائس پریذیڈنٹ مسلم کمیونٹی آف لائبیریا۔ وائی چیف اور دیگر اہم سرکردہ مسلمان شامل تھے۔

چونکہ امام صاحب پریذیڈنٹ کے مہمان خصوصی تھے اس لئے ان کا غیر معمولی اعزاز کیا گیا۔ استقبال کے لئے آئے ہوئے تمام احباب کو ہوائی اڈہ پر کسٹم وغیرہ کی حدود سے آگے جا کر مصافحہ اور ملاقات کی اجازت دی گئی۔ جونہی ہوائی جہاز سے امام صاحب باہر نکلے۔ سب دوستوں نے مصافحہ کیا۔ خاکسار نے تمام احباب کا تعارف کرایا یہاں کے ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ Department of State کے نمائندہ بھی پہنچ چکے تھے۔ تصاویر وغیرہ لئے جانے کے بعد امام صاحب حکومت کے زیرِ اہتمام ایک خاص کار میں منروویا پہنچے۔ آپ کی قیام گاہ ڈوکر انٹرکانٹیننٹل ہوٹل پر مزید احباب آپ سے ملاقی ہوئے۔

اسی روز شام کو نائیجیریا کی طرف سے مہیا کی گئی چرچ کی ایک فلم دکھانے کا انتظام تھا اس موقع پر امام صاحب نے مختصر سی تقریر کی اور چرچ کی فلاسفی بیان کی۔

جمعرات کی صبح کو سیکرٹری آف سٹیٹ کی اطلاع کے مطابق دس بجے امام صاحب پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات کے لئے خاکسار اور امام صاحب دونوں پریذیڈنٹ صاحب کے محل میں پہنچے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ بھی موجود تھے۔ ان کی معیت میں پریذیڈنٹ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحب نے امام صاحب کو خوش آمدید کہا اور دیگر تقریبات میں شمولیت کے علاوہ اتوار کے روز اپنے فارم پر آنے کی دعوت دی۔

اسی روز شام کو جماعتِ احمدیہ لائبیریا کی مجلسِ عاملہ کی میٹنگ میں امام صاحب نے شمولیت کی اور عہدیداران کو بہت عمدہ پیرایہ میں جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی تلقین کی۔ آپ نے لندن مشن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں پر ہمارے کام احبابِ جماعت خوشی سے بغیر کسی قسم کا معاوضہ لئے سرانجام دیتے ہیں۔ آپ نے وہاں کے یوم التبلیغ کے شاندار نتائج سے بھی احباب کو مطلع کیا اور کہا کہ جماعت مل کر جو کام چند دنوں میں کر سکتی ہے مبلغ اکیلا وہ کام کئی سالوں میں بھی نہیں کر سکتا۔

آپ کی تقریر سے قبل ہمارے جنرل سیکرٹری مسٹر ولیم نے خوش آمدید کہتے ہوئے امام صاحب سے تمام عہدیداران کا تعارف کرایا اور جماعتی مساعی سے متعلق بعض امور پیش کئے۔

جمعہ کے روز جشنِ آزادی تھا۔ اسی روز امام صاحب نے اولاً فوجی پریڈ دیکھی جو صبح ساڑھے سات بجے سے لے کر ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس موقع پر آپکو سٹیج کے اوپر پریذیڈنٹ صاحب کے ساتھ والی نشست پر جگہ دی گئی۔

ایک بجے دوپہر آپ نے نمازِ جمعہ احمدیہ مسجد میں پڑھائی اور خطبہ دیا۔ اس کے معاً بعد آپ پریذیڈنٹ کی طرف سے دی گئی ایک پارٹی میں شامل ہوئے جس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ اس موقع پر پریذیڈنٹ صاحب نے یوم آزادی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ آپ نے تقریر کے دوران ذکر کیا کہ ہمارے یوم آزادی کی تقریب میں شامل ہونے والی اہم شخصیات میں مسجد لنڈن کے امام صاحب بھی شامل ہیں۔ ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ان کی آمد ہمارے لئے باعثِ صد مسرت ہے۔ یہ تقریب شام کے ساڑھے تین بجے ختم ہوئی۔

اسی روز شام کو ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام "BE MY GUEST" میں امام صاحب نے شرکت کی۔ ٹیلی ویژن کے نمائندہ نے امام صاحب کا تعارف کرانے کے بعد آپ سے اسلام کے بارہ میں کئی ایک سوال کئے جن کے آپ نے نہایت برجستہ اور مناسب جواب دیئے۔

اگلے روز کئی ایک احباب نے بذریعہ ملاقات امام صاحب کے اس انٹرویو پر خوشی کا اظہار کیا۔ ایک لبنانی دوست نے ملتے ہی کہا "مبارک ہو آپ کے امام صاحب بہت ہی زیرک انسان ہیں"۔ اس انٹرویو کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔

ہفتہ کے روز امام صاحب کی اہلیہ محترمہ نے پریذیڈنٹ کے محل میں پریذیڈنٹ صاحب کی اہلیہ مسز ٹب مین سے ملاقات کی۔ انہوں نے بیگم صاحبہ سے پاکستان کے بارہ میں کئی ایک سوالات کئے۔ یہ ملاقات تقریباً بیس منٹ تک جاری رہی۔

ہفتہ کے روز شام کو مسلمانانِ لائبیریا کی طرف سے امام صاحب کے اعزاز میں یہاں کے ایک مشہور ہوٹل ایمبیسیڈر AMBASSADOR میں عصرانہ دیا گیا۔ اس میں پریذیڈنٹ ٹب مین بذاتِ خود شریک ہوئے۔ آپ کے علاوہ سیکرٹری آف سٹیٹ اور سفیر انگلستان بھی شریک ہوئے۔ اس تقریب کا آغاز دعا سے ہوا جس کے بعد خاکسار نے امام صاحب کا تعارف کرایا۔

مسلم کانگریس آف لائبیریا کے جنرل سیکرٹری نے ایڈریس پڑھا جس میں امام صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے پریذیڈنٹ ٹب مین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے امام صاحب کو لائبیریا آنے کی دعوت دے کر تمام مسلمانان لائبیریا کی عزت افزائی کی ہے اور اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ آپ فی الحقیقت تمام اہلِ لائبیریا کے لئے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ ہمیں لائبیریا میں کلیتہً مذہبی آزادی حاصل ہے اور ہم اپنے مذہب کی تبلیغ میں ہر طرح آزاد ہیں۔

ان کے بعد مسلم کمیونٹی کے جنرل سیکرٹری نے لائبیریا میں مسلمانوں کی مساعی کے بارہ میں چند امور پیش کئے۔ منروویا کے مسلمان گورنر نے تمام مسلمانانِ لائبیریا کی طرف سے امام صاحب کو ایک گاؤن (چغہ) پہنایا۔ (یہاں کا رواج ہے کہ جب کوئی اعلیٰ شخصیت ملک کے دورہ پر آئے تو انہیں بطور اعزاز اپنا ملکی لباس پہنایا جاتا ہے)

امام صاحب نے ایڈریس کے جواب میں آنحضرت صلعم کی حدیث مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ پڑھ کر کہا کہ سب سے پہلے میں پریذیڈنٹ ٹب مین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھے لائبیریا آنے کی دعوت دے کر یہ موقع دیا کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے مل سکوں اور ان سے تبادلہ خیالات کر سکوں۔ آپ نے مسلمانانِ لائبیریا کا شکریہ

ادا کیا اور فرمایا کہ انہوں نے یہ اعزاز بخش کر صحیح اسلامی اخوت کا ثبوت دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم کئی ایک لیڈروں کو لندن مسجد میں بلا چکے ہیں لیکن پریذیڈنٹ ٹب مین کی شخصیت نے ہم سب کے دلوں پر ایک گہرا اور نہ مٹنے والا اثر چھوڑا۔ ہم سب آپ کے اخلاق سے متاثر ہوئے۔ ہمیں یقین ہے کہ پریذیڈنٹ ٹب مین کے دل میں انسانی ہمدردی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ دنیا میں امن صرف مذہب کے ذریعہ قائم ہو سکتا ہے۔ جب تک لوگ اپنے خالق کو نہ پہچانیں گے وہ بے شک مادی ترقی میں انتہا کو پہنچ جائیں انہیں کبھی بھی آرام اور اطمینان کی زندگی نصیب نہ ہوگی۔ آپ نے یورپ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں پر ہر قسم کی دنیاوی آرام و آسائش حاصل ہونے کے باوجود لوگ چین کی نیند نہیں سو سکتے۔ سینکڑوں خودکشی کرتے ہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں کو نیند آور گولیوں کے بغیر نیند نہیں آتی۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ چکے ہیں۔

آپ کے بعد پریذیڈنٹ ٹب مین نے تقریباً آدھ گھنٹہ تک تقریر کی جس میں آپ نے گزشتہ کئی ایک بڑی بڑی سلطنتوں اور ان کے جابر حکمرانوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ ان میں ایک فاتح وہ بھی تھا کہ جو اپنی فتوحات کے اختتام پر رو پڑا کیونکہ اس وقت کی معلوم دنیا میں اب کوئی ایسا ملک باقی نہ تھا جسے یہ شخص فتح کر سکے۔ لیکن وہ فاتح اور طاقت ور حکومتیں اب کہاں ہیں؟ آج ان کا نام و نشان نہیں ملتا۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ انہوں نے امریکن سفیر سے ذکر کیا کہ امریکہ کے قومی ترانہ میں "خدا تعالیٰ پر بھروسہ" کے الفاظ آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے امریکہ کو آباد کیا وہ خدائے واحد کو اپنے ذرائع سے زیادہ طاقت ور سمجھتے تھے لیکن آج یوں معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کو خدا تعالیٰ کی بجائے ایٹم بم اور راکٹوں پر زیادہ اعتماد ہے۔

پریذیڈنٹ نے جو مذہباً عیسائی ہیں مزید کہا کہ بے شک ہم مسیح کو ابن اللہ مانتے ہیں اور مسلمان ان کو صرف نبی اللہ سمجھتے ہیں لیکن ہم اس بات پر متفق ہیں کہ خدا تعالیٰ واحد ہے اور اسی کی پرستش میں نجات ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے امام صاحب اور دیگر مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ یہ تقریب بفضلِ خدا بہت ہی کامیاب رہی۔ ٹیلی ویژن پر تمام نظارے دکھائے گئے۔ اخبارات میں تصاویر شائع ہوئیں۔ اور ریڈیو پر خبریں نشر ہوئیں۔ پریذیڈنٹ ٹب مین نے خود مسلمان گورنر کو مبارکباد دی اور کہا کہ آج کا پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔

اتوار کے روز امام صاحب بمع اہلیہ محترمہ اور خاکسار پریذیڈنٹ صاحب کے فارم پر گئے۔ پریذیڈنٹ صاحب نے اپنی ذاتی کار بھجوائی اور ساتھ ہی حفاظتی پولیس کار کا انتظام کیا۔ پریذیڈنٹ صاحب کے فارم پر ان کا اپنا ذاتی "چڑیا گھر" بھی ہے۔ چنانچہ وہاں پہنچنے کے ساتھ ہی اوّلاً مینیجر فارم نے ربڑ فارم دکھایا اور ربڑ کے درخت۔ ربڑ جمع کرنے کا طریقہ اور اس سے متعلقہ ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائیں۔ اس کے بعد چڑیا گھر کے مینیجر نے چڑیا گھر وغیرہ کی سیر کرائی۔

اسی روز شام کو یہاں کے گورنمنٹ ہائی سکول کے وسیع و عریض ہال میں امام صاحب کا لیکچر ہوا۔ لیکچر کا موضوع یورپ میں اسلام کا مستقبل تھا۔ لیکچر تقریباً پون گھنٹہ تک جاری بعد میں سوال و جواب کا بے حد مفید اور دلچسپ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔

سوموار کے روز شام کو امام صاحب کی روانگی تھی۔ اس روز دوپہر کو برطانیہ کے سفیر نے کھانے پر بلایا۔ امام صاحب کے ساتھ خاکسار کو مسلم کانگرس آف لائبیریا اور مسلم کمیونٹی آف لائبیریا کے جنرل سیکرٹری کو بھی مدعو کیا گیا۔ کھانے کے دوران لائبیریا میں مسلمانوں کی مساعی اور اسلام سے متعلق دیگر امور کا تذکرہ ہوتا رہا۔

شام کو ساڑھے پانچ بجے امام صاحب ہوائی اڈہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ کافی تعداد میں مسلمان بھائی الوداع کے لئے موجود ہیں۔ آپ نے سب سے معانقہ و مصافحہ کیا اور دعا کے بعد ساڑھے سات بجے شام آپ و۔ یو۔ ۲۷ کے طیارہ کے ذریعہ اکرہ روانہ ہوئے۔

امام صاحب کا یہ دورہ بفضلِ خدا بہت ہی کامیاب رہا۔ متعدد بار مختلف زبانوں میں تین چار دن ان کی آمد کا اور پھر مختلف تقاریب کا ذکر ریڈیو پر ہوتا رہا۔ ٹیلیویژن پر یوم آزادی کے نظارے اور پھر استقبالیہ کے نظارے دکھائے گئے۔ تمام اخبارات نے متعدد بار تصاویر کے ساتھ ان کے دورے کا ذکر کیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایرکنڈیشنڈ کار امام صاحب کے عرصہ قیام میں ان کے استعمال کے لئے مہیا کی گئی۔ روانگی کے وقت بھی ڈیپارٹمنٹ آف سٹیٹ کے ایک نمائندہ ہوائی اڈہ پر گئے وہاں امام صاحب کو V.I.P لانج میں بٹھایا گیا۔ پاسپورٹ امیگریشن وغیرہ تمام امور اس نمائندہ نے سرانجام دیئے۔

یاد رہے کہ جب پریذیڈنٹ ٹب مین ۱۹۶۵ء میں انگلینڈ گئے تھے تو امام صاحب نے انہیں ایک ڈنر پر مسجد بلایا تھا۔ اس موقع پر پریذیڈنٹ صاحب نے مسجد دیکھی اور ڈنر کے بعد تقریر میں جماعت احمدیہ لائبیریا کی مساعی کا بہت اچھے الفاظ میں ذکر کیا تھا۔ اس موقع پر آپ نے امام رفیق صاحب کو لائبیریا آنے کی دعوت دی تھی۔

درخواستِ دعا

میرے تین بچے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد شفیع
لاہور چھاؤنی

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقفِ زندگی کو بعض دیگر مقامات کے علاوہ خصوصی طور پر مندرجہ ذیل مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے:۔

اوکاڑہ۔ ساہیوال۔ بہاول نگر۔ بہاولپور۔ خانپور۔ رحیم یار خاں۔ سکھر۔ شکارپور۔ جیکب آباد۔ خیرپور میرس۔ نواب شاہ۔ حیدرآباد۔ بدین۔ تھرپارکر (سابق سندھ)

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت "الفضل" کے علاوہ بوقتِ ضرورت اصلاح و ارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور مربیانِ سلسلہ نمائندہ "الفضل" سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

قافلہ قادیان میں شامل ہونیوالوں کے لئے

ضروری اطلاع

قافلہ قادیان کے سلسلہ میں بعض اصحاب نے اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنے فوٹو نہیں بھجوائے ایسے اصحاب ۳۰ ماہ تبوک ۱۳۴۷ ہش (ستمبر) سے قبل اپنے فوٹو بھجوا دیں ورنہ ایسی نامکمل درخواستیں بوقت انتخاب زیرِ غور نہیں لائی جائیں گی۔ (ناظر خدمتِ درویشاں)

مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۵، ۲۶ و ۲۷ ماہ اخاء (اکتوبر) میں احباب کثرت سے شرکت فرماویں
قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مانسہرہ کے ایک مخلص احمدی کی وفات

مکرم مولوی محمد عرفان صاحب اپیل نویس امیر جماعت احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

جماعت احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ کے ایک مخلص دوست ملک محمد عمر خان صاحب عرائض نویس ساکن ٹھاکرہ داخلی مانسہرہ ۹/۱۰ ستمبر ۶۸ء کی درمیانی شب ایک بجے وفات پا گئے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پر ۲/۹/۶۸ کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے ۱۰/۹/۶۸ کو تین بجے دن آپ کی تدفین آپ کے آبائی گاؤں میں عمل میں لائی گئی۔ جنازہ میں مانسہرہ کے احباب کے علاوہ ایبٹ آباد۔ دانتہ ہری پور۔ دبیب گراں۔ ڈاڈر۔ بالاکوٹ تک کے دوستوں نے شرکت کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ مرحوم نے غالباً ۱۹۳۶ء میں بمقام سنگاپور سید شاہ محمد صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم سنگاپور میں تبلیغ کر رہے تھے ان کی طرف سے صدائے حق بلند ہونے پر طوفان مخالفت اٹھا۔ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو زخمی کر کے بے ہوش کر دیا گیا تو ملک محمد عمر خان صاحب مرحوم ان کو ٹیکسی کے ذریعہ سول ہسپتال سنگاپور میں داخل کرنے کے لئے گئے۔ اور ان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ جب دار التبلیغ سنگاپور پر معاندین نے حملہ کر کے صحن میں پتھر پھینکے تھے۔ اور ایاز صاحب کو محصور کر دیا تھا تو مرحوم بیرونی چار دیواری پر سے رومال وغیرہ میں کھانے کی اشیاء اندر پھینک کر مدد کرتے رہے۔ اور خود بھی مخالفت کا مقابلہ کرتے رہے۔

جاپانی حملہ میں جب سنگاپور پر جاپانیوں کا قبضہ ہوا۔ اور بمباری ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے دار التبلیغ اور اس کے مکینوں کو معجزانہ طور پر محفوظ رکھا۔ جبکہ ارد گرد تباہی مچتی رہی۔ اس وقت ایاز صاحب مرحوم للکار کر منادی کیا کرتے تھے۔ کہ آؤ لوگو ہمارا دار التبلیغ امن کی جگہ ہے۔ اس میں پناہ لو۔ یہ تمام نشان آنکھوں دیکھا مرحوم سنایا کرتے تھے۔ مرحوم صاحب کشوف ورؤیا تھے۔ جب سنگاپور سے اپنے آبائی وطن آئے تو ان کے گاؤں والوں اور برادری نے ان کا مقاطعہ کر دیا۔ ملک صاحب مرحوم اس وقت اکیلے تھے۔ ساری مخالفت کا مقابلہ کرتے رہے۔ اسی کے دوران آپ کی بیوی اور دو بچے یکے بعد دیگرے فوت ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی تزلزل اُن کے ایمان میں نہیں آیا۔ ۱۹۵۲ء/۵۳ء میں جبکہ احمدیوں کی زندگی بڑی تلخ کر دی گئی تھی۔ ملک صاحب فرد واحد تھے جو آبائی گاؤں سے کچہری آتے اور جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل یہ ہوا کہ وہ ۶ عرائض نویس کے مستقل روزگار میں منسلک کر دئے گئے

چندوں میں اتنے باقاعدہ اور مستعد تھے کہ روزمرہ کا حساب الگ رکھتے اور ہر مہینہ کی آخری تاریخ کو سیکرٹری مال کے حوالہ چندہ کی رقم کر دیتے تھے۔ ۲۱/۸/۶۸ کو بھی آپ نے -/۲۳ روپیہ کی رقم سیکرٹری مال کے حوالہ کر دی تھی۔ اور کہا تھا کہ ابھی رسید نہ کاٹنا شاید اور چندہ بھی ہو جائے چنانچہ -/۲ روپیہ مزید پہنچا دئے۔ یکم ستمبر کو اتوار کے دن اُن پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور ۹ دن بعد وہ اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ بیماری کے دوران اُن کی حالت رو بصحت ہونی شروع ہو گئی تھی۔ ۵/۹/۶۸ کو جب میں ملنے گیا اور کمرہ میں داخل ہونے لگا تو ان پر رقت طاری ہو گئی کہنے لگے کہ میری صحت کے لئے حضرت صاحب کو خط لکھیں۔ دو لڑکے برسر روزگار ہیں۔ ضیاء الحق صاحب آف دانتہ بی۔ ایس۔ سی حال کنڈ و جام سزھران کے داماد ہیں۔ البتہ دوسری بیوی سے چار بچے اور چار لڑکیاں کمسن اور بے سہارا رہ گئے ہیں۔ گاؤں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سب سے زیادہ معزز اور ہمدردی خلائق میں محبوب اور ہر دلعزیز تھے۔ جملہ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند ہونے اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں ——

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد غلام حسین صاحب بھٹی بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم صحت کاملہ عطا فرمائے

79

محترم شیخ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم

مکرم ماسٹر سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ چک نمبر ۱۰۶ شمالی۔ ڈاکخانہ چک ۱۰۵ شمالی ضلع سرگودھا

مرحوم محترم شیخ محمد عبد اللہ صاحب ہندو خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور برادری میں سب سے زیادہ وید اور مذہبی امور کی کتب پر حاوی تھے ان کے بڑے بھائی منشی عبد الوہاب صاحب بھی وید پڑھتے تھے۔ بنوڑ میں ایک بزرگ حاجی میر محمد صاحب تبلیغ اسلام کیا کرتے تھے۔ وہ صاحب کشف تھے۔ ان کے سینکڑوں مرید بھی تھے۔ منشی عبد الوہاب صاحب اُن کے ہاتھ پر اسلام لے آئے اور پھر منشی محمد عبد اللہ صاحب نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ انہیں تبلیغ اسلام کا بہت شوق تھا۔ غیر مسلموں کو خوب تبلیغ کرتے تھے۔

ایک دفعہ منشی عبد الوہاب صاحب ایک سکھ کو حاجی صاحب کی خدمت میں داخل اسلام کرنے کے لئے لے کر آئے۔ انہی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعوےٰ فرمایا تھا۔ حاجی صاحب نے بذریعہ کشف معلوم کر لیا تھا کہ حضور کا دعوےٰ صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری بیعت اب ختم ہو گئی۔ اب قادیان جا کر بیعت کرو۔ دونوں بھائیوں نے حاجی صاحب کے ساتھ قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ احمدیت کی وجہ سے ابتداء میں اہل شہر اور برادری کی طرف سے بہت سی تکلیفیں اٹھائیں۔ مگر دونوں بھائیوں نے ہر تکلیف کا مقابلہ کیا۔ حتیٰ کہ جماعت بڑھنی شروع ہوئی۔ آخر وقت آیا کہ جماعت نے اپنی مسجد بنا لی۔

ان کی برادری میں کشن لال ایک نوجوان تھا۔ اسے بھی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ آخر اس نے اسلام قبول کر لیا رشتہ داروں سے بہت تکلیفیں اٹھائیں دو لڑکے اور بیوی سے بچھڑ گئے لیکن اللہ کی رضا پہ شاکر رہے۔ بعد میں قادیان جا کر دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ قادیان میں ہی ان کی شادی ہوئی اور انہیں بہت برکتیں عطا فرمائیں۔ قبول اسلام کے بعد عبد الرحیم ان کا نام رکھا گیا۔ جماعت میں عبد الرحیم صاحب نو مسلم کے نام سے معروف ہوئے۔ میاں محمد عبد اللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ ہم سال میں کم از کم چار مرتبہ پیدل ہی قادیان جایا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعائیں اور برکات حاصل کرتے تھے

اس وقت لنگر خانہ ابھی قائم نہیں ہوا تھا۔ اور مہمانوں کا کھانا گھر میں ہی تیار کیا جاتا تھا۔ اور حضرت اماں جانؓ خود نگرانی کیا کرتی تھیں وہ بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا کہ کتنے نمازی ہیں تو غالباً نفری ۲۰ ہوئی تھی آپ نے فرمایا کہ اب خدا کے فضل سے ہماری جماعت کافی ہو گئی ہے۔ پھر میں نے اپنی والدہ کے چاندی کے کنگن پیش کئے جو کہ انہوں نے چلتے وقت بڑی التجا سے دیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں میری طرف سے بطور چندہ پیش کر دینا۔

منشی عبد الوہاب میرے خسر تھے۔ ان کی خدمت کا موقع بھی اللہ تعالیٰ نے ۲ سال مجھے دیا۔ میاں عبد اللہ صاحب بھی میرے پاس ہی فوت ہوئے اور قریباً ۵ سال مجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ان کی خدمت کروں قریباً ۲ سال سے چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ میری بیوی ان کو یہاں لے آئی۔ تا کہ ان کی اچھی طرح نگہداشت ہو سکے۔ آپ ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہتے اور نماز میں بڑی دعائیں کرتے تھے۔ فوت ہونے سے قبل آٹھ دن بخار میں مبتلا رہے۔ دو دن کے بعد بخار اتر گیا۔ میں بھی مطمئن ہو کر سرگودہا ایک کام کے لئے چلا گیا۔ دس بجے کے قریب پیشاب کی حاجت ہوئی اٹھ کر گیا اور پانی مانگا۔ لیکن حالت غیر ہو گئی کہنے لگے کہ مجھے سورۃ یٰسین سناؤ۔ میری بیوی پڑھتی رہی اور آپ سنتے رہے۔ ختم ہونے پر کلمہ طیبہ پڑھا اور اطمینان کے ساتھ اپنے رب سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ چک ۱۰۶ شمالی میں دفن ہوئے

آخر میں احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اپنے فضلوں سے نوازے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔

۲ فرمادے۔
(خاکسار عمر حیات چکوال)

۲۔ میری اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اب زیادہ تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو مکمل شفا دے۔

خالد پرویز شیخ

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ روز کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ نمبر مسل ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۲۶

میں مبارکہ بیگم زوجہ شمیم احمد اقبال قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۶۹ ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ تین ہزار

۲- طلائی زیور دس تولہ مالیتی ساڑھے بارہ سو روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/۱۰

الامۃ:- مبارکہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- شمیم احمد اقبال خاوند موصیہ

گواہ شد:- ڈاکٹر نذیر احمد بقلم خود والد موصیہ

مسل نمبر ۱۹۳۲۷

میں صبیحہ پروین بنت عبد الکریم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی مزنی ۲ تولے -- ۵۷۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

شرط اول ۱/۱۰

الامۃ:- صبیحہ پروین

گواہ شد:- عبد الکریم والد موصیہ

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۳۲۸

میں مریم انیسہ زوجہ چوہدری ناز احمد صاحب قوم راجپوت ننگاہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۱-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر -/۵۰۰۰ (وصول شدہ -/۲۰۰۰ بذمہ خاوند -/۳۰۰۰)

زیور طلائی ۱۲ تولے مالیتی -/۲۰۰۰ ۲۵

" نقرئی ۶ ½ تولے مالیتی -/۲۱

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/۱۰

الامۃ:- مریم انیسہ بقلم خود

گواہ شد:- ناز احمد ناصر خاوند موصیہ

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا ... کراچی

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی

مکرم و محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں دو ہزار روپیہ عطیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اس وعدہ کی آپ نے متعدد اقساط کے ساتھ پوری ادائیگی فرما دی ہے۔

۲- محترم میجر بشیر احمد صاحب مرحوم سرگودھا کا -/۱۲۵۰ روپیہ کا وعدہ تھا۔ آپ کی طرف سے موعودہ رقم سو فیصد ادا ہو گئی ہے۔

۳- محترم چوہدری محمد یعقوب خان صاحب غلام محمد آباد لائل پور نے تین صد روپیہ کا وعدہ فرمایا جو آپ پورا ادا فرما چکے ہیں۔

۴- محترم چوہدری عبد الخالق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اپنا وعدہ -/۸۰ روپے پورا ادا فرما دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان احباب کو اور ان کے خاندانوں کو دینی و دنیوی انعامات سے سرفراز فرمادے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

امتحانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مبتدی مقتصد اور سابق کے امتحان نومبر ۶۹ء کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوں گے۔ تمام مجالس خدام کو اچھی طرح تیاری کروائیں اور کوشش کریں کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو امتحان میں شریک نہ ہو پہلے دو امتحان اکٹھے بھی دئے جا سکتے ہیں۔

نصاب کی تفصیل یہ ہے۔

۱- مبتدی (۱) قرآن کریم۔ پہلا پارہ معہ ترجمہ (۲) حدیث "دو نمبر اسوۂ المومنین" (۳) کتب سلسلہ کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔ کتابچہ عام دینی معلومات"

۲- مقتصد (۱) قرآن کریم سورۃ فاتحہ تا آخر سورۃ آل عمران (۲) احادیث۔ حدیث الاخلاق (۳) کتب سلسلہ۔ فتح اسلام۔ سبز اشتہار۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ الوصیت دعوۃ الامیر۔ عام دینی معلومات۔

۳- سابق قرآن کریم ابتداء سے آخر سورۃ کہف تک۔

(۲) حدیث:- ریاض الصالحین سے چیدہ احادیث "حدیقۃ الصالحین" (یہ کتاب دفتر وقف جدید سے مل سکتی ہے)

(۳) کتب سلسلہ: نزول المسیح۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ پیغام صلح۔ مسیح ہندوستان میں تذکرۃ الشہادتین چشمہ مسیحی راز حقیقت۔ اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ منصب خلافت نظام نو۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ سیرۃ خیر الرسل۔ سیرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ تین اہم امور کتابچہ عام دینی معلومات۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱- میرے لڑکے فیض محمد خان صاحب بی۔ اے سکوٹر اور ٹرک کے حادثہ میں سخت زخمی ہوئے ہیں۔ بیحد تکلیف ہے احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ (حنیف محمد احمدی بلاک ۳ ڈیرہ غازیخان)

۲- میرا لڑکا بشارت احمد پنڈی ہسپتال میں زیر علاج ہے اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد شفیع احمدی مدرس سنگھیالی چک ۲۵ ضلع شیخوپورہ)

۳- میری والدہ محترمہ دو ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید جواد احمد ابن سید عابد احمد صاحب ربوہ)

پاکستان کی ترقی کے دس سال۔

طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا اہم جلسہ

مورخہ ۱۵ ماہ حال کو طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا ایک اجلاس محترم چوہدری غلام رسول صاحب بی اے بی ٹی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ یہ خصوصی اجلاس "پاکستان کی ترقی کے دس سال" کے موضوع پر طلب کیا گیا تھا۔ اس میں ۶۸ طلباء نے حصہ لیا۔ سب سے پہلے تلاوت کا مقابلہ ہوا جس میں ۲۸ طلباء نے حصہ لیا۔ اس کے بعد نعت خوانی کے مقابلہ میں ۱۵ طلباء نے حصہ لیا۔ اور ازاں بعد ۲۵ طلباء نے مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے موضوع پر روشنی ڈالی۔

مقررین نے قیام پاکستان سے لے کر اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب تک کے سیاسی معاشی اور سماجی پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے انقلاب کی لابدیت کو ثابت کیا۔ مارشل لاء کے دور کے مختلف واقعات پر روشنی ڈالی بین الاقوامی تعلقات کے فروغ اور اسلامی ممالک سے معاہدات کے ذکر کے علاوہ زرعی تعلیمی اور سائنسی میدانوں میں حکومت کے کارہائے نمایاں بیان کئے۔ بنیادی جمہوریتوں کا نیا نظام نیز آئین پاکستان کی تفصیلات سے طلباء کو روشناس کرایا الغرض ۱۹۵۸ء سے لے کر ۱۹۶۸ء تک کے دس سالہ دور میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور ان کے رفقائے کار کے تحت ملک نے اقتصادی معاشی اور سیاسی لحاظ سے جو ترقی کی اس کا تفصیلی خاکہ پیش کیا گیا تقاریر کے بعد صاحب صدر نے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ منصف حضرات نے جن طلباء کو اول دوم اور سوم قرار دیا۔ انہیں بعد میں انعامات دیئے گئے۔

روزانہ صبح کی اسمبلی میں بھی اس موضوع پر طلباء اور اساتذہ معلومات بہم پہنچاتے ہیں یہ جلسہ ماشاء اللہ بہت ہی کامیاب رہا۔ طلباء نے انتہائی دلچسپی اور محنت سے تقاریر کیں۔

(سٹاف سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ضرورت عملہ

کلیۃ الطب بالجامعۃ الاحمدیہ میں مندرجہ ذیل خالی اسامیوں کے لئے مستعد محنتی اور تجربہ کار احباب کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مفصل کوائف اور صدر صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۲۸/۹/۶۸ تک بھجوادیں۔

	تعداد	قابلیت	تنخواہ
۱۔ استاد السنۃ الشرقیہ	۱	فاضل عربی	۱۳۰۔ ۶۔ ۲۵۰
۲۔ تشریح و منافع الاعضاء	۱	M.B.B.S / M.Sc	۱۵۰۔ بالمقطع جز وقتی
۳۔ کلرک	۱	میٹرک	۹۰۔ ۴۔ ۱۳۰
		(تجربہ کار آدمی کو ترجیح دی جائے گی)	
۴۔ مددگار کارکن	۳	(خواندہ احباب کو ترجیح دی جائے گی)	۶۵۔ ۱۔ ۸۵
۵۔ مالی و چوکیدار	۱	باغبانی کا تجربہ رکھنے والے (ترجیح دی جائے گی)	۶۵۔ ۱۔ ۸۵
۶۔ باورچی	۱	(تجربہ کار آدمی کی ضرورت ہے)	۶۵۔ ۱۔ ۸۵

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

میری بیوی کو عرصہ سے دل کا عارضہ ہے سینہ اور پھیپھڑوں کی تکلیف ہے دن بدن حالت نازک ہوتی جارہی ہے۔ کوئی علاج کارگر نہیں ہو رہا۔ سخت پریشان ہوں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے (سردار رحمت اللہ دارالرحمت ربوہ)

خریداران الفضل کیلئے اعلان

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جارہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے اپنا پتہ تبدیل کرانا ہو یا پتہ میں درستی کروانی ہو تو دفتر ہذا کو جلد مطلع فرمائیں۔

(مینیجر)

حب جدوار

جس کی تعریف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۱ تبوک ۱۳۴۷ ہش میں فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی نسخہ کے مطابق نہایت احتیاط سے بنائی گئی ہیں۔ ذیابیطس کثرت بول کے لئے نہایت مفید گولیاں ہیں جملہ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی اور فاد زہر ہیں۔

قیمت فی شیشی تین روپے۔

تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

تمام انتظامی امور سے متعلق روزنامہ الفضل ربوہ مینیجر سے خط و کتابت کیا کریں

ھو الشافی

جناب میجر نذیر احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ ہماری بواسیر کی دوا "پائلز کیور" استعمال کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی دوائی کیا تھی گویا اس موذی بیماری کے لئے

ایٹم بم تھا۔۔۔"

چار طاقتور کیپسولز کا مکمل کورس ۱۰/- روپیہ ہے خرچ ڈاک ۵۰/- علاوہ۔

ھومیوپیتھی میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۳ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار، ربوہ

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ امسال حسب ذیل عنوان تجویز کیا گیا ہے:۔

"فلسطین حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ازروئے قرآن مجید"

یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اول۔ دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب ۴۵۔ ۳۰۔ اور ۱۵ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۳۴۷ ہش کے موقع پر دیئے جائیں گے۔ خدام کو اس علمی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں حصہ لینا چاہیئے۔ شہری مجالس یہ کوشش کریں کہ ان کی مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور شریک ہو۔

مقالہ جات ۲۵ تبوک تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

مریدکے منڈی میں ۶ ستمبر کو یوم دفاع کے موقع پر جناب ایس ڈی ایم صاحب تحصیل فیروزوالہ کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں طلباء کے درمیان تقریری مقابلہ کا پروگرام بھی تھا۔ اس مقابلے میں میرے لڑکے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ننھے خادم منصور الٰہی متعلم جماعت ہفتم نے بھی حصہ لیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ منصور الٰہی نے تمام مقررین پر فضیلت حاصل کی اور اول انعام حاصل کیا۔ گزشتہ سال بھی منصور الٰہی نے ہی اول انعام حاصل کیا تھا۔

احباب جماعت اس بچے کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ زندگی میں اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات عطا فرمائے اور احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ ثابت ہو

خاکسار مشتاق احمد انور۔ او۔ ٹی
ہائی سکول مریدکے منڈی ضلع شیخوپورہ

جو لوگ اپنے اندر محبتِ الٰہی کی قابلیت پیدا کرتے ہیں اُن پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے

اور عذاب وہ ان لوگوں پر نازل کرتا ہے جو اپنے نفسوں میں گند پیدا کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"پھر اگر وہ اندھا دھند سزا دے تو یہ ظلم ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امر کی تصریح فرمائی ہے کہ وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ فرماتا ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء آیت ۴۸) یعنی ہم قیامت کے دن ایسے تول کے سامان پیدا کریں گے۔ کہ جن کی وجہ سے کسی جان پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا تو ہم اُسی کو موجود کریں گے۔ اور ہم حساب لینے میں کافی ہیں اسی طرح فرماتا ہے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِۨالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ (اعراف آیت ۹-۱۰)

یعنی اُس دن تمام اعمال کا وزن کرنا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے جس کے وزن بھاری ہوئے وہ لوگ بامراد لوگوں میں شامل ہوں گے اور جن کے وزن ہلکے ہوئے تو سمجھ لو کہ ایسے لوگ اپنی جانوں کے معاملہ میں خسارہ پانے والے ہیں۔ یہ اس لئے ہوا کہ وہ ہماری آیتوں کے معاملہ میں ظلم سے کام لیتے تھے۔ پھر فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ (نساء آیت ۴۱) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ایک ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اسی طرح فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (یونس آیت ۴۵) یعنی اللہ تعالیٰ کی شان یقیناً ایسی ہے کہ وہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ ہاں لوگ اپنی جانوں پر آپ ہی ظلم کرتے ہیں۔

پھر یہ سوال اسلئے بھی باطل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ ہر انسان کے ساتھ جو کچھ سلوک ہوگا اس کے عمل کے مطابق ہوگا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝ (سورۃ النجم آیت ۴۰ تا ۴۲) کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور انسان ایک دن اپنی کوشش کا نتیجہ ضرور دیکھ لے گا۔ اور اُس کو اپنے اعمال کی پوری پوری جزا مل جائے گی۔ پھر فرماتا ہے۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (سورۃ الزلزال آیت ۸، ۹) یعنی جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی ہوگی۔ وہ اُس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی بدی کی ہوگی۔ وہ اُس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا۔ اسی طرح فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

(سورۃ الشمس آیت ۱۰، ۱۱)

یعنی جس نے اپنے نفس کو پاک کیا سمجھو کہ اپنے مقصود کو پا گیا۔ اور جس نے اپنے نفس کو پاک کیا سمجھو کہ اپنے مقصود کو پا گیا۔ اور جس نے اُسے مٹی میں گاڑ دیا سمجھ لو کہ وہ نامراد ہو گیا۔

ان اصول کی موجودگی میں کسی کو اندھا دھند عذاب دینے یا کسی پر اندھا دھند رحم کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جسے چاہتا ہے۔ عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخشتا ہے کے یہ معنے نہیں کہ وہ اندھا دھند ایسا کرتا ہے بلکہ جیسا کہ اوپر کی آیات سے ثابت ہے جو لوگ اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت کی قابلیت پیدا کرتے ہیں اُن پر وہ رحم کرتا ہے اور جو لوگ اپنے نفسوں میں گند پیدا کرتے ہیں اُن پر عذاب نازل کرتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ عنکبوت ص۳۰۰ تا ۳۰۱)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اول)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت خلق کے جتنے جلوے بھی ظاہر فرمائے ہیں اور اس کے نتیجہ میں قسم ہا قسم کی جو مخلوق بھی معرض وجود میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش کے مقصد کو واضح کر کے اس کے حقوق متعین کئے ہیں اور ان حقوق کی حفاظت کی تاکید فرمائی ہے مثال کے طور پر حضور ایدہ اللہ نے اسلامی تعلیم کی روشنی میں غذا کے طور پر کام آنے والی مخلوق اور درختوں وغیرہ کے حقوق پر روشنی ڈال کر واضح فرمایا کہ اسلام کس طرح ان کی حفاظت فرمائی ہے۔ آخر میں حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اسلامی تعلیم پر گہرا غور و فکر کیا کریں اگر وہ تدبر سے کام لیں گے اور جس طرح پھول کی ہر پتی کے پیچھے حسن تلاش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح وہ اسلامی تعلیم کے محاسن تلاش کریں گے تو ان کے دل میں اسلام کی شیریں اور حسین شریعت کے لئے محبت پیدا ہوگی اور وہ کبھی نہ ختم ہونے والے علوم و معارف سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں گے۔

اس پُر معارف خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے بعد ازاں جملہ حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس میں ربوہ کے کثیر التعداد مقامی احباب کے علاوہ سرگودھا اور دوسرے قریبی مقامات کے بعض احباب نے بھی ربوہ پہنچ کر اس اجلاس میں شرکت سعادت حاصل کی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی سو فیصد ادائیگی

مکرم جناب کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں درج ذیل تفصیل کے مطابق تین ہزار روپیہ کا عطیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا:

اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے	۲۵۰۰/۔۔ روپے
مرحوم والدین کی طرف سے	۲۰۰/۔۔ روپے
مرحوم برادران کی طرف سے	۲۰۰/۔۔ روپے
ہمشیرہ صاحبہ اور دیگر مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے	۱۰۰/۔۔ روپے
	۳۰۰۰/۔۔ روپے

موصوف نے موعودہ رقم کی مکمل ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے خاندان کو دینی اور دنیوی برکات و انعامات سے حصہ وافر عطا فرمائے اور مرحوم متعلقین کو جنت الفردوس میں ارفع درجات عطا فرمائے ہیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواستِ دعا

خاکسار کی ضعیف العمر والدہ محترمہ استانی امۃ اللہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم چار روز سے شدید بیمار ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے کامل شفا پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ماسٹر مسعود احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سالانہ تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مورخہ ۲۵-۲۶-۲۷-۲۸ تبوک بروز بدھ، جمعرات، جمعہ، ہفتہ سالانہ تقریب منا رہی ہے اس تقریب پر علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوں گے۔ مورخہ ۲۸ تبوک بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ربوہ کے خدام کا ماہانہ اجلاس ہوگا اس میں انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے سب خدام سے درخواست ہے کہ اس تقریب کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ (مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۶۴